شبیر کو خنجر کے نیچے کیا جانئیے کیا کیا یاد آیا

شبیر کو خنجر کے نیچے کیا جانئیے کیا کیا یاد آیا
عباس کا مرنا یاد آیا اکبر کا تڑپنا یاد آیا

جب تیروں کی بوچھار ہوئی پھل پڑنے لگے جب برچھی کے
نانا کی محبت یاد آئی بچپن کا زمانہ یاد آیا

نیزے پہ بلند ہوتے دیکھا جب بھائی کے سر کو زینب نے
شبیر کو اپنے کاندھے پر نانا کا بٹھانا یاد آیا

خالی کوئی جھولا دیکھ لیا جس وقت ربابِ بے کس نے
اصغر کے لیئے دل ٹوٹ گیا چھ ماہ کا بچّہ یاد آیا

پیاسوں کو دِکھا کر پھینک دِیا پانی جو یزیدی لشکر نے
سہمے ہوئے ننھے بچّوں کو عاشور کا سقا یاد آیا

بازار سجا تھا کوفے کا اور آلِ محمد بے پردہ
سیدانیوں کا دل یوں تڑپا حیدر کا زمانہ یاد آیا

روضے پہ نبی کے جب پہنچی پردیس میں لُٹ کر بنتِ علی
بطحا سے وہ رُخصت یاد آئی کربل میں وہ لُٹنا یاد آیا

کہنے کو سہارا کوئی نہ تھا دنیا میں سروشِ بے کس کا
لیکن جو کوئی آفت آئی ، احمد کا نواسہ یاد آیا

*****